اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ر فروری (بذریعہ ڈاک)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال کمزور ہے۔ گو درد کل کی نسبت کم ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۸ر فروری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو دل میں کمزوری آج بہت بڑھ گئی ہے۔ جگر بھی دل کی وجہ سے خراب ہو رہا ہے۔ چکر بہت آ رہے ہیں۔ اور نبض بے قاعدہ ہونے کا صبح سے بار بار حملہ ہو رہا ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

غیر حاضر اساتذہ کیخلاف سخت کارروائی کرنیکا فیصلہ

ڈسٹرکٹ بورڈوں کو حکومت پنجاب کی تازہ ہدایت

لاہور ۸ر فروری۔ حکومت پنجاب نے میونسپلیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ہدایت کی ہے کہ جو اساتذہ اس مہینہ کی پندرہ تاریخ تک سکولوں میں اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہ ہوں۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ یاد رہے پنجاب بورڈ ٹیچرز یونین کی مجلس منتظمہ نے حکومت پنجاب کے منظور کردہ تنخواہوں کے نئے سکیلوں کو مسترد کر دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ اساتذہ کی ہڑتال اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک کہ ان کے تمام مطالبات تسلیم نہ کر لئے جائیں۔

جاپان پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کیساتھ تجارتی معاہدے آئندہ ہفتہ مکمل ہو جائینگے

کراچی ۸ر فروری۔ پاکستان اگلے ہفتہ تین ملکوں سے تجارتی سمجھوتے کر رہا ہے۔ ان میں جاپان پولینڈ اور چیکوسلواکیہ شامل ہیں۔ ان ملکوں کے نمائندوں سے دو ہفتہ قبل الگ الگ بات چیت شروع ہوئی تھی۔ یہ گفت و شنید اب قریباً آخری مرحلے پر پہنچ گئی ہے نئے معاہدے کی رو سے جاپان کافی مقدار میں پاکستانی کپاس خرید ے گا۔ پولینڈ کے ساتھ جو معاہدہ کیا جا رہا ہے اس میں خاص طور پر کوئلہ اور شکر درآمد کرنے کی شرط رکھی گئی ہے۔

فسادات کے متعلق برطانیہ کا احتجاجی مراسلہ اور مصری حکومت کا جواب عنقریب شائع کر دیا جائیگا

”مصر علاقہ وار دفاعی نظام کی ہر اس تجویز پر غور کرنے کیلئے تیار ہے جس سے اس کی قومی امنگیں پوری ہوتی ہوں“ (ماہر پاشا)

قاہرہ ۸ر فروری۔ قاہرہ کے حالیہ فسادات کے متعلق برطانیہ نے جو مراسلہ بھیجا تھا۔ مصری حکومت آج کل اس کا جواب تیار کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں مراسلوں کے مسودے عنقریب ایک ساتھ شائع کر دیئے جائینگے ــــ مصر کے وزیر اعظم علی ماہر پاشا نے کہا ہے کہ مصر علاقہ وار دفاعی نظام کے متعلق ہر اس تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ جس سے مصر کی قومی امنگیں پوری ہوتی ہوں۔ انہوں نے آج یہاں اخبار نویسوں سے ایک ملاقات کے دوران میں متعدد اہم امور پر روشنی ڈالتے ہوئے امید ظاہر کی کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان بات چیت پھر شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا ہر بین الاقوامی جھگڑے کو پر امن طریقے سے طے کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ دونوں طرف مفاہمت کا جذبہ کارفرما ہو۔ اور دونوں اس بارے کا عہد کریں کہ وہ اس وقت تک دم نہ لیں گے جب تک متنازعہ فیہ امور کا پر امن طریقے سے تصفیہ نہ ہو جائے بسلسلہ کلام جاری کرتے ہوئے علی ماہر پاشا نے کہا مصر کی پالیسی امن پسندانہ ہے۔ قیام امن کے لئے جو تدبیر بھی ضروری ہوگی وہ اختیار کی جائے گی۔ قومی محاذ کی تشکیل کے متعلق صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے بتایا اس محاذ کے قیام میں اب کوئی دشواری باقی نہیں ہے۔ امید ہے تمام سیاسی پارٹیوں کے درمیان جلد سمجھوتہ ہو جائے گا۔ مصر کے سابق وزیر خارجہ صلاح الدین پاشا نے کہا ہے کہ وفد پارٹی موجودہ حکومت کی پوری پوری حمایت کرے گی۔ صرف شرط یہ ہے کہ خارجہ پالیسی کی بنیاد ۱۹۳۶ء کے معاہدے کی مکمل تنسیخ پر رکھی جائے۔ علی ماہر پاشا نے اخبار نویسوں کو مزید بتایا کہ ابو الفتح امر پاشا کو صرف مصر کی طرف سے شاہ جارج ششم کی تجہیز و تکفین میں شرکت کرنے کیلئے مقرر کیا گیا ہے اس فرض کی ادائیگی کے بعد وہ برطانیہ میں زیادہ عرصہ نہیں ٹھہرینگے اور جلدی قاہرہ واپس آجائیں گے

سندھ میں آباد ہونیوالے مہاجرین کو مشورہ

کراچی ۸ر فروری۔ حکومت سندھ نے ان مہاجرین کو جو ابھی تک آباد نہیں ہوئے ہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ نواب شاہ میرپور خاص سکھر اور حیدر آباد کے اضلاع میں آباد کاری کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ ان علاقوں میں جگہ کی پہلے ہی قلت ہے۔ ہاں اگر وہ جیکب آباد، دادو، ٹھٹھہ اور حیدر آباد کے ان علاقوں میں جانا چاہیں جو بیراج سے سیراب نہیں ہوتے تو حکومت انہیں آباد کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

تیونس میں ۱۶ عربوں کو سزائے قید

تیونس ۸ر فروری۔ تیونس کی فوجی عدالت نے ۱۶ عربوں کو قانون کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں ایک سال قید اور ایک لاکھ فرینک تک جرمانہ کی سزا دی ہے۔

ہندوستان میں ۷۰ لاکھ ٹن غلہ کی کمی ہے

نئی دہلی ۸ر فروری۔ ہندوستان میں ۷۰ لاکھ ٹن غلہ کی کمی ہے۔ مدھیا پردیش اڑیسہ پٹیالہ یونین اور مشرقی پنجاب کے سوا باقی تمام علاقوں میں خوراک کی شدید قلت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس سال آسٹریلیا اور کینیڈا سے بڑی مقدار میں اناج درآمد کیا جائے گا جس کی قیمت اندازاً دو ارب روپے ہوگی۔ پچھلے سال ہندوستان نے ۲ ارب ۱۷ کروڑ روپے کا اناج درآمد کیا تھا۔

غذائی صورتِ حال پر بات چیت

کراچی ۸ر فروری۔ خوراک و زراعت کے عالمی ادارے کے ایک افسر اعلیٰ نے آج وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں پاکستان کی موجودہ غذائی صورت حال کا جائزہ لینے کے علاوہ اس امر پر بھی غور کیا گیا کہ عالمی ادارے کا تعاون کس حد تک مفید ثابت ہو رہا ہے اور ادارہ پاکستان کی زرعی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے میں اور کیا امداد دے سکتا ہے۔

ملکہ الزبتھ دوم کی بادشاہت کا رسمی اعلان کر دیا گیا

لندن ۸ر فروری۔ آج شہزادی الزبتھ کے ملکہ ہونے کا باضابطہ اعلان کر دیا گیا۔ انہوں نے آج پریوی کونسل کے سامنے حلف اٹھایا۔ پریوی کونسل کا یہ اجلاس صرف پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد ایک خاص پبلک تقریب کے موقعہ پر اعلان عام کیا گیا کہ ”علیہ مرتبت شہزادی الزبتھ الیگزنڈرا میری شاہ جارج ششم آنجہانی کے بعد خدا کے فضل و کرم سے ملکہ الزبتھ دوم قرار پا کر اس ملک اور بعض دوسرے علاقوں کی ملکہ، دولت مشترکہ کی سربراہ اور حامی دین بن گئی ہیں“

آج کینبرا میں آسٹریلیا کے گورنر جنرل نے نئی ملکہ کیلئے وفاداری کا حلف اٹھایا اور اپنے عہدے کا از سر نو چارج لینے کا اعلان کیا۔ اسی طرح کولمبو میں بھی لنکا کے گورنر جنرل نے وفاداری کا حلف اٹھایا نیز انہوں نے چیف جسٹس وزیر اعظم اور دیگر وزراء سے بھی اسی قسم کا حلف اٹھوایا۔ پاکستان میں شاہ برطانیہ آنجہانی کے سوگ میں بدھ سے پرچم سرنگوں تھے۔ لیکن آج ملکہ الزبتھ کی بادشاہت کا اعلان کئے جانے کے بعد تمام سرکاری عمارتوں پر پرچم پھر لہرا دیئے گئے۔ بادشاہ آنجہانی کے سوگ میں کل سے پرچم پھر سرنگوں کر دیئے جائیں گے۔ اور تا حکم ثانی سرنگوں ہی رہینگے۔ جارج ششم آنجہانی کے بڑے بھائی ڈیوک آف ونڈسر نیویارک سے ”کوئین میری“ جہاز کے ذریعہ لندن روانہ ہو گئے ہیں وہ آئندہ جمعہ کے روز اپنے بھائی کے تجہیز و تکفین میں حصہ لیں گے۔

ایران میں امریکی ثقافتی مرکز عنقریب بند کر دیئے جائینگے

واشنگٹن ۸ر فروری۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ حکومت ایران کا مطالبہ پورا کرنے کے لئے تہران کے سوا باقی تمام صوبائی ثقافتی مرکز اور اطلاعاتی شعبے بند کر دے گا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں شائع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

دس فروری کو پوری تنظیم کے ساتھ یوم تحریک جدید منایا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے دس فروری بروز اتوار یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا ہے۔ ذیل میں حضرت اقدس کے ضروری ارشادات جماعتوں کی رہنمائی کے لئے دوبارہ شائع کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے انشاء اللہ اس دفعہ جماعتیں پوری کوشش کریں گی۔ کہ ان کے ہاں کوئی فرد ایسا نہ رہے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔ (وکیل المال)

"تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبہ اسلام علی الادیان۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے۔ ... اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو اس پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے ... آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو۔ جوان ہو۔ یا بوڑھا ہو۔ مرد ہو یا عورت۔ امیر ہو یا غریب اور پھر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو۔ اس کی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کے وعدے لے کر بھجوائیں .... ہر ایک احمدی کو بتاؤ کہ اس کا تحریک جدید میں حصہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص تحریک جدید میں حصہ نہیں لیتا تو اس کے احمدیت میں داخل ہونے سے کیا فائدہ"؟

اقتباس از خطبہ جمعہ
(الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۵۰ء)

اپنے بچوں کے نکاح کی خوشی میں

مکرم بابو محمد بشیر احمد صاحب مالک فرم ایم بی احمد جھنگ نے مبلغ -/-/۱۲۵ اعانت فنڈ میں دیئے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس رقم سے مستحق احباب کے نام اخبار جاری کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح اگر احباب خوشی کے موقع پر اپنے نادار مستحق دوستوں کو یاد رکھیں۔ اور ان کی خاطر اعانت فنڈ میں رقم بھجواتے رہیں۔ تو کار ثواب ہوگا۔ اور اپنے بھائیوں کی دلی دعاؤں کے جاذب ہوں گے۔

جو دوست رقم بھجوا کر کسی مستحق کی تخصیص کر دیں گے ان کی خواہش کو مقدم کیا جائے گا۔ انشاء اللہ زیر تبلیغ دوستوں کے نام پرچہ جاری کرانا بھی ایک قسم کا فریضہ تبلیغ ادا کرنا ہے۔ دوست اس طرف توجہ فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(مینیجر)

وعدوں کی میعاد ۱۵ فروری

کیا آپ وعدہ دے چکے؟

فرمایا:-

(۱) "یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے با ایمان انسان کے کانوں میں پہونچ جاتی۔ تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔

(۲) "تحریک جدید کا جہاد وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالےٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا ہے اور یہی وہ پانچ ہزاری فوج ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو پورا کرنے میں حصہ لے رہی ہے۔"

(۳) کیا آپ تحریک جدید کے اس مالی جہاد میں حصہ لے چکے ہیں۔ اگر نہیں تو آپ کو یاد رہے کہ آخری میعاد ۱۵ فروری ختم ہونے کے قریب ہے۔ آپ فوراً اپنا وعدہ لکھوا دیں

وکیل المال تحریک جدید

شاہ برطانیہ کی تاریخ وفات

آج ۷ فروری کے الفضل کے پہلے صفحہ پر یہ سرخی پڑھتے ہی میری طبیعت اس طرف متوجہ ہوئی۔ کہ اس سے تاریخ وفات نکلتی ہے۔ چنانچہ شاہ برطانیہ جارج ششم وفات پا گئے کے اعداد شمار کئے تو ۱۹۵۱ نکلے۔ اس بے ساختہ تحریر سے بہت متعجب ہوا۔ ۱۹۵۲ء کا تو ایک ہی مہینہ گزرا ہے۔ پورے سال ۱۹۵۱ء ہی ہیں۔ تاہم اگر یہ فقرہ یوں ہو "شاہ برطانیہ جارج ششم وفات یاب ہوئے"۔ تو ۱۹۵۲ء نکل آتا ہے۔

(اکمل)

ضرورت

منشی۔ معمولی لکھے پڑھے زمیندارہ کام کروانے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہ سمجھتے ہوں۔

مالی۔ باغ کے کام کا تجربہ کار ہو۔ یا اس کام میں دلچسپی رکھتا ہو۔ جسے سکھایا جا سکے۔

استاد۔ پرائمری تک تعلیم دے سکے۔ با ترجمہ قرآن کریم پڑھا سکے۔ تہجد گزار ہو۔ دینی تعلیم تبلیغ اور تربیت کے کام کا جوش رکھتا ہو۔

بیلدار۔ ہل چلانے اور باغ میں کام کرنے کے لئے

کم از کم جو تنخواہ لے سکیں لکھیں۔

مینیجر نصرت آباد سٹیٹ
ڈاکخانہ فضل بھمبر و سندھ

اطلاع

اینٹیں ریزرو کروانے والے دوستوں کی اطلاع کے لئے قبل ازیں بذریعہ الفضل ۱۲/۱۱ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ دسمبر ۱۹۵۱ء سے پختہ اینٹیں بھٹہ B سے نکلنی شروع ہیں۔

چونکہ اینٹ ریزرو کنندہ احباب میں سے اکثر دوست اپنی مقررہ باری پہ تشریف نہیں لا سکتے۔ اس لئے مجبوراً یہ عمل کیا گیا ہے کہ اینٹ ریزرو کنندگان میں سے جو صاحب بھی تشریف لاتے ہیں قطع نظر باری کے انہیں اینٹ مہیا کر دی جاتی ہے پختہ اینٹ بفضل تعالےٰ کافی تعداد میں موجود پڑی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا اینٹیں ریزرو کرانے والے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی جمع کردہ رقوم کی اینٹیں حاصل کر لیں۔

صلاح الدین احمد مہتمم جائداد
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۹ فروری ۱۹۵۲ء

یومِ تحریکِ جدید

اس وقت مسلمانوں کے سامنے جو سب سے بڑا کام ہے۔ اور افسوس ہے کہ اس کام کو وہ آج نہیں کر رہے وہ اشاعت اسلام ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۲ء میں فرمایا ہے کہ

"آخری زمانہ میں اسلام ایسی مصیبت کے دور سے گزرنے والا تھا۔ جس نے اس کی عظمت اور شوکت کو مسخ کر دینا تھا۔ کفر کو اسلام پر پھبتیاں اڑانے کا موقعہ ملنے والا تھا۔ کفر کو اسلام کی تضحیک اور تحقیر کرنے کا موقعہ ملنے والا تھا"۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ تمام لادینی قوتیں اسلام کو مٹانے کے لئے تلی ہوئی ہیں۔ عیسائی پادریوں نے اسلام کے خلاف ایک بہت بڑی مہم شروع کر رکھی ہے۔ انہوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت بھیانک تصویریں تقریر و تحریر میں کھینچی ہیں۔ اور یورپ ایشیا۔ افریقہ۔ امریکہ۔ الجزائر۔ الغرض زمین کے چپہ چپہ پر پھیلا دی ہیں۔ اور اسلام کو نعوذ باللہ محض وحشیوں کے مذہب کے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس میں ذرا بھی نیکی نہیں۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو رحمۃ للعالمین ہیں نعوذ باللہ ایک ڈاکو اور لٹیرا ثابت کرنے کے لئے ہزاروں کتابیں تصنیف کر ڈالی ہیں۔ اسلام کے خلاف ماہوار رسالے اور کروڑوں کی تعداد میں پمفلٹ شائع کر کے دنیا کے طول و عرض میں بکھیر دیئے ہیں۔ اور اتنا پروپیگنڈا کیا ہے۔ کہ اب بہت تھوڑے ایسے غیر مسلم ہوں گے۔ جو اسلام کا نام بھی سننا چاہتے ہوں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ نہ صرف دنیا کے غیر مسلم عوام اسلام کے نام سے گھن کھاتے ہیں بلکہ غیر مسلم حکومتیں جن کے ہاتھ میں اس وقت تمام دنیاوی قوتیں ہیں۔ مسلمان قوموں کا نام و نشان ہی دنیا سے مٹا دینا چاہتی ہیں۔ ان کے خیال میں اسلام کو دنیا سے مٹا دینے سے ہی دنیا ترقی کر سکتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں میں لادینی اور مذہب سے نفرت پھیلانے کے لئے اسلامی ممالک میں مدارس کھولے جاتے ہیں۔ اور ان میں ایسی تعلیم دی جاتی ہے۔ جو مسلمانوں کو اپنے مذہب سے بیزار کر دے۔

پھر تمام اسلامی ممالک میں پادریوں نے مشنوں کا جال پھیلایا ہوا ہے۔ جن کی پشت پناہی یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے سرمایہ دار ہی نہیں کرتے بلکہ خود حکومتیں کرتی ہیں۔ تمام اسلامی ممالک کو عملاً اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ مراکو سے لے کر چین تک اور سائبیریا سے لے کر انڈونیشیا تک جہاں مسلمان آباد ہیں سب علاقہ مغربی طاقتوں کے زیر اقتدار ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر اب نئی مصیبت جو آ پڑی ہے وہ کمیونزم کی ہے۔ روس اریوں روبلوں کا خوبصورت اور سستا لٹریچر شائع کر کے تمام اسلامی ممالک میں پھیلا رہا ہے۔ اسلامی ممالک کے کئی بڑے بڑے علاقوں پر تو اس نے براہ راست قبضہ ہی کر لیا ہے۔ بلخ بخارا جو کبھی اسلام کے عظیم مراکز تھے۔ اب کمیونزم کے ہیڈ کوارٹر بنے ہوئے ہیں۔ جہاں قرآن و حدیث اور اصول فقہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔ جہاں گھر گھر میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا تھا جہاں سب سے بلند اذانیں دی جاتی تھیں۔ وہاں اب الحاد کے مراکز کھل گئے ہیں۔ مسلمان بچوں کو دین سے کوسوں دور کر دیا گیا ہے۔ جہاں مسلمان دوشیزاؤں کو چشم فلک نے بھی کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہاں اب وہ محفلوں میں گاتی اور کلبوں میں ناچتی ہیں۔

الغرض نہ صرف مادی طاقتوں سے بھی اسلام پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا گیا ہے۔ اور مسلمانوں میں اس حملہ کو روکنے کی ذرا بھی سکت باقی نہیں۔ نہ ان کے پاس مادی طاقت کے ذخیرے ہیں۔ اور نہ ذہنی قوتیں ہیں۔ جو اس بے تحاشا یورش کا مقابلہ کر سکیں۔ مسلمان ہر جگہ حیران و پریشان ہے کہ اب کیا ہونے والا ہے۔

یہ درست ہے مگر جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ساتھ ہی فرمایا ہے۔

"اس کے بعد اسلام نے اپنے رتبہ کو دوبارہ حاصل کرنا تھا۔ اور اس مقام پر پہنچنا تھا۔ جس کو دیکھ کر کفار اپنی کامیابی اور ترقی سے مایوس ہو جائیں گے"۔

بے شک اس وقت اسلام پر بڑی بھاری مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ مگر اسلام اللہ تعالےٰ کا دین ہے۔ کفر ہمیشہ کے لئے اسکو دبا نہیں سکتا۔ آج بے شک کفر کے پاس بڑی طاقت ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی طاقت کے سامنے اس طاقت کی کوئی وقعت نہیں۔ اسلام ان تمام مخالف قوتوں کے علی الرغم دنیا میں پھر سر بلند ہونے والا ہے۔ اور سر بلند ہو کر رہے گا۔ مگر اس کے لئے کام کی ضرورت ہے دنیا میں کوئی فتح بغیر اولوالعزمی کے نہ کبھی حاصل ہوئی ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

یہ کام ہر اس شخص کے ذمہ ہے
یا یہ کام ہر اس شخص کا ہے جو اپنے
آپ کو مسلمان یا احمدی کہتا ہے۔

اسلام کو دنیا میں از سر نو سر بلند کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر وہ شخص اٹھ کھڑا ہو۔ جس کے دل میں ذرا بھی اسلام کی عزت باقی ہے۔ اور جہاں تک اس کا بس چلتا ہے اپنا پورا زور لگا دے۔ یہ کام ایک یا دو یا چار آدمیوں کا نہیں ہے۔ بلکہ سب کا کام ہے۔ اور سب کو لازم ہے کہ حتی الوسع اس کام میں حصہ لے۔ اور نہ یہ کام ایک دن دو دن یا ایک ماہ ایک سال کا ہے۔ بلکہ یہ کام ہر مسلمان ہر احمدی کا عمر بھر کا کام ہے۔ اتنی دنیا اتنی طاقتوں کا مقابلہ نہ تو کسی ایک آدمی نہ ایک گروہ اور نہ ایک دو سال کا کام ہے۔ یہ اتنا عظیم کام ہے۔ کہ جب تک مسلمانوں کا بچہ بچہ اس کام کو سر انجام دینے کے لئے آگے نہ آئے گا۔ اس وقت تک اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔

سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ کام اس وقت احمدیوں کے کندھوں پر دھر دیا ہے۔ جو کوئی احمدیت قبول کرتا ہے۔ وہ اسی کام کو سر انجام دینے کے لئے قبول کرتا ہے۔ اس کا واحد کام ہی یہ ہے۔ کہ وہ اسلام کو دنیا میں از سر نو بلند کرنے کے لئے اپنا سب کچھ لگا دے۔ ورنہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اس کے احمدی ہونے کا فائدہ ہی کیا ہے۔

"تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا ہے۔ بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی۔ یعنی غلبۂ اسلام علی الادیان اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس غرض کے لئے احمدیت قائم کی گئی تھی۔ اور جس غرض کے لئے کوئی شخص احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ کام دوسروں کا ہے میرا نہیں۔ اگر یہ اس کا کام نہ ہوتا تو اسے احمدیت میں داخل ہونے کی ضرورت کیا تھی؟

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۵۲ء)

۱۰ فروری کو اس بات کو احمدیوں کے دل میں اچھی طرح بٹھانے کے لئے یوم تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس روز نہ صرف یہ کہ ہر احمدی کے دل میں اس کا یہ فرض نقش کر دیا جائے۔ بلکہ اس کا فرض ہے کہ ہر بچے جوان بوڑھے عورت مرد سے وعدہ حاصل کیا جائے۔ وعدوں کی آخری تاریخ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۵ فروری مقرر کی ہے۔ اس لئے دس فروری گویا ایسا دن ہے۔ کہ اگر اس روز پورے زور سے کام نہ ہوا تو ۱۵ فروری تک کچھ نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں امید ہے کہ جماعت کا ہر فرد دس فروری کے جلسہ میں نہ صرف شریک ہو گا۔ بلکہ جس نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا۔ وہ اس روز اپنا وعدہ ضرور لکھوا دے گا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

بڑے بڑے شہروں میں تبلیغی جلسے۔ لٹریچر اور ملاقاتوں کے ذریعہ پیغامِ حق

(۱)

(از مکرم غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ زیر رپورٹ میں پہلے سے بڑھ کر تبلیغ کے مواقع میسر آئے لیکن مختصر روئداد ہدیہ ناظرین الفضل کی جاتی ہے تا احباب کرام و بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں کو کھینچنے کا موجب ہو۔

(۱) تبلیغی جلسے:۔ (۱) اس ماہ ایک جلسہ ڈیلفٹ میں کرنے کا موقع ملا، جس کے لئے اخبار میں اعلان کروانے کے علاوہ بعض واقف احباب کے نام دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ اور جلسہ سے چند دن قبل ڈیلفٹ میں کچھ اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے۔ یہ ہمارا اس جگہ دوسرا جلسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ پہلے سے بڑھ کر احباب جلسہ میں شریک ہوئے۔ آٹھ سے دس بجے تک جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ خاکسار نے اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں مختصراً حضرت نبی اکرمؐ کی زندگی کے حالات بھی بیان کئے۔ اس کے بعد ایک ڈچ نومسلم نے اپنے مسلمان ہونے کے حالات بھی سنائے۔ تقاریر کے بعد حاضرین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ بعض دوستوں نے چند ایک سوالات بھی کئے۔ جن کے مناسب حال جوابات دیئے گئے۔ بعض دوستوں نے ہمارا لٹریچر بھی خریدا۔

(۲) ایک جلسہ ہیگ میں کیا گیا۔ جس کا اعلان ہیگ کے تین مشہور اخباروں میں کرنے کے علاوہ بہت سے دوستوں کو دعوت ناموں کے ذریعہ اطلاع کی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش حاضری ہو گئی۔ مسٹر ولیون نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں اسلام کی حقیقت اور ضرورت پر بحث کرتے ہوئے احمدیہ مشن کی غرض و غایت بھی بیان کی۔ بعد میں حاضرین کو سوالات و جوابات کا موقع دیا گیا۔ اس جلسہ کا موضوع ہی سوالات و جوابات تھا۔ حاضرین نے اس میں نہایت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور یکے بعد دیگرے سوالات و جوابات کا سلسلہ قریباً دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کا اثر نہایت ہی اچھا رہا۔ احباب نے اس قسم کے مزید جلسے کرنے کے لئے بھی کہا۔

بعد میں بعض احباب نے ہمارا لٹریچر بھی خریدا۔ مسٹر ولیون نے اگرچہ ابھی تک بیعت نہیں کی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام سے بہت حد تک واقف اور احمدیت کے بہت حد تک معتقد ہو چکے ہیں۔ اس جلسہ میں انہوں نے جس قابلیت کے ساتھ سوالات کے جوابات دیئے اس سے ان کی بڑی عقیدت کا ثبوت ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے وجود کو اسلام و احمدیت کی ترقی کا موجب بنائے۔

(۳) ہیگ کی ایک ادبی سوسائٹی "H.S.K." کی طرف سے ہمیں ان کے ہاں "اسلام اہلِ یورپ سے کیا چاہتا ہے" کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ چنانچہ ان کی دعوت قبول کی گئی۔ انہوں نے اخبار میں اعلان کرنے کے علاوہ اپنے حلقہ احباب میں اس تقریر کا خوب چرچا کیا۔ چنانچہ خاکسار نے مندرجہ بالا موضوع پر نصف گھنٹہ تقریر کی۔ جس کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری ہوا جو کہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ حاضرین نے اس تقریر کو نہایت دلچسپی کے ساتھ سنا۔ جس کا ثبوت ان کے سوالات سے عیاں ہو رہا تھا۔ جلسے کے بعد بعض احباب نے کہا۔ کہ ہم تو اسلام کو ایک معمولی مذہب خیال کیا کرتے تھے یہ تو کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہے۔ بعض احباب نے مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ بعض نے قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کے حصول کی خواہش کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کے ذریعہ ایک نئے حلقہ سے تعارف پیدا ہو گیا۔ اس مندرجہ بالا مجلس میں بعض اساتذہ اور اچھے تعلیمیافتہ احباب بھی شامل ہیں۔

علاوہ ازیں اسی سوسائٹی کے ایک اور جلسہ میں بھی شرکت کا موقعہ ملا۔ جس میں "سچائی یا حقیقت" کے موضوع پر تقاریر تھیں۔ اس موقع پر بھی خاکسار کو چند منٹ تک اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقعہ ملا۔ اور بعض نئے دوستوں سے واقفیت بھی پیدا ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۴) لائیڈن۔ اس ماہ لائیڈن میں بھی ایک جلسہ کرنے کا موقع ملا۔ جس میں مولوی ابوبکر صاحب ایوب مولوی فاضل نے "مذہب اور اسکی حقیقت۔ اور اسلام کی دوسرے مذاہب میں حیثیت" کے موضوع پر پون گھنٹہ تک تقریر کی۔ اس جلسہ میں بعض کافی تعلیمیافتہ احباب بھی شامل ہوئے۔ ان میں سے خاص طور پر ایک پادری اور مسٹر دربوس قابل ذکر ہیں۔ تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ مسٹر ولیون نے سوالات کے جوابات دیئے۔ بعض احباب نے ہمارا لٹریچر بھی خریدا۔ جلسہ کے بعد بھی بعض دوست دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ ایک جرنلسٹ نوجوان بھی اس جلسہ میں شریک تھے۔ انہوں نے خاص طور پر دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ جلسہ کی کارروائی تین گھنٹہ تک جاری رہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۵) اسپرانتو:۔ اسپرانتو جاننے والے اسپرانتو میں تقریر ہو تو کثرت سے آتے ہیں۔ اس لئے اس ماہ ہم نے ایک جلسہ اسپرانتو میں بھی کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس جلسہ کی اطلاع اسپرانتو اخبار کے ذریعہ کی گئی۔ علاوہ ازیں بعض دوستوں کو دعوت نامے بھی ارسال کئے گئے۔ اس جلسہ میں "اسلام۔ اشتراکیت اور سرمایہ داری کے جھگڑوں کا حل" موضوع رکھا گیا تھا۔ اس جلسہ کی صدارت مسز اسبروکو لونیورسٹی لیگ کی وائس پریذیڈنٹ نے کی۔ انہوں نے جلسہ شروع کرنے سے قبل احمدیہ مشن کی غرض و غایت کے متعلق بعض باتیں بیان کیں۔ بعد میں خاکسار نے پون گھنٹہ تک اسپرانتو میں مندرجہ بالا موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ احباب نے نہایت دلچسپی سے تقریر کو سنا۔ اس جلسہ میں اچھے تعلیمیافتہ لوگ شامل ہوئے۔ جن میں سے بعض ڈاکٹر اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ ایک پروفیسر صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ تقریر کے بعد احباب کرام کو سوالات کا موقعہ دیا گیا تھا۔ چنانچہ بعض دوستوں نے کچھ سوالات کئے۔ جن کے جوابات حسب حال دیئے گئے۔ پروفیسر موصوف میرے پہلے سے واقف تھے۔ انہوں نے بھی بہت سی باتیں دریافت کیں۔ اس جلسہ میں ایک ڈچ نومسلم نے اپنے سفر مراکو اور مسلمان ہونے کے حالات بھی سنائے۔ جو کہ احباب نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سنے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کا اثر بہت اچھا رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۶) نیوی کلب:۔ اس ماہ ڈچ نیوی کلب کی طرف سے "اسلام" کے موضوع پر ان کے ہاں تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ چنانچہ خاکسار ان کے ہاں بندرگاہ "Den Helder" ایک ڈچ دوست مسٹر بلینڈ ے من کے ساتھ گیا۔ جنہوں نے اس تقریر کا انتظام کروایا تھا۔ وہاں پہنچ کر نیوی کے بعض افسران سے ملاقات کی۔ شام کے آٹھ بجے جلسہ شروع ہوا۔ ایک لیفٹیننٹ نے صدارت کی۔ جس میں انہوں نے اپنی کلب کی طرف سے خاکسار کو خوش آمدید کہا۔ اور تقریر کے لئے موقعہ دیا۔ خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ تک اسلام۔ ضرورتِ اسلام۔ اسلام بمقابلہ دوسرے مذاہب (خاص کر عیسائیت) اور احمدیت کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ بعض احباب نے سوالات بھی کئے۔ محترم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق مزید معلومات بہم پہنچانے کے لئے کہا۔ قریباً آدھ گھنٹہ تک سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ بعد میں صدر صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ کی کارروائی کو ختم کیا۔ جلسہ کی کارروائی کے ختم ہونے کے بعد انفرادی طور پر گفتگو کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ دو اڑھائی گھنٹہ تک مختلف نیوی افسروں کے ساتھ تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ بعض احباب جن کو جلسہ کی اطلاع نہیں ملی تھی۔ انہوں نے تقریر میں شامل نہ ہو سکنے پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور پھر کسی دوسرے موقعہ پر دوبارہ اپنے ہاں تقریر کروانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

ایک جرنلسٹ دوست سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے ہمارے مشن کی غرض و غایت معلوم کرنے کے لئے کچھ دیر تک گفتگو کی۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد اگلے دن ایک اور جگہ (Harlem) جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں بعض احباب سے ملاقات کی گئی۔ انہوں نے اپنے ہاں بھی تقریر کروانے کے لئے کہا۔ انشاء اللہ موقعہ ملنے پر ان کے ہاں بھی تقریر کی جائے گی۔ ایک ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب سے بھی ملاقات کی۔ اور ان کے اسکول میں تقریر کرنے کے لئے تبادلہ خیالات کیا۔ انہوں نے بھی بعد میں اپنے سٹاف کے ساتھ مشورہ کرکے اطلاع دینے کا وعدہ کیا۔ امید ہے۔ کہ انشاء اللہ اس جگہ بھی تبلیغ کا کافی موقعہ مل جائے گا۔ علاوہ ازیں ٹاؤن کمیٹی کے صدر صاحب سے بھی ملنے کے لئے گئے۔ مگر ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ ٹاؤن کمیٹی کے سکرٹری صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ہر طرح تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ تبلیغ کی راہیں اور بھی کھول دے۔ وما توفیقنا الا باللہ

(باقی)

تنقید و تبصرہ

امتحان پاس کرنے کے گر

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)۔ امتحان دینا بھی ایک فن ہے۔ اور بہت سے طالب علم محض اس وجہ سے امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں۔ کہ انہیں یہ فن پورے طور پر نہیں آتا۔ حالانکہ انہوں نے تیاری اچھی طرح کی ہوتی ہے۔ عرصہ ہوا۔ حضرت میاں صاحب نے طلباء کے افادہ کے لئے یہ رسالہ لکھا تھا۔ جس میں بتایا تھا۔ کہ طلباء کو امتحان دیتے وقت کن کن امور کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ یہ رسالہ عرصہ سے نایاب تھا۔ اب مکتبہ سلطان القلم ربوہ نے اسے دوبارہ شائع کیا ہے۔ یہ رسالہ ہر عمر کے طلباء کے لئے بیحد مفید ہے اور ہر طالب علم کو اسے پاس رکھنا چاہیئے۔ قیمت تین آنے۔

ملنے کا پتہ مکتبہ سلطان القلم ربوہ۔

مسیح موعودؑ و علمائے زمانہ حصہ اول:۔

از سردار عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے (مہر سنگھ) احمدیت کے عقائد سے یوں تو ہر احمدی کم و بیش واقف ہوتا ہی ہے۔ پھر بھی ایسے اصحاب کے لئے جو زیادہ دقیق امور کا علم نہیں رکھ سکتے۔ یہ کتاب بیحد فائدہ مند ہے۔ اس میں نہایت سلیس عبارت میں غیر احمدی اصحاب کے اعتراضات اور ان کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ ایک بچہ بھی اس کتاب کو پڑھ کر اسکی عبارت کو سمجھ سکتا ہے۔ اور اسکو احمدیت کے عقائد کا اچھی طرح سے علم ہو سکتا ہے۔ غیر احمدی احباب کو تبلیغ کرنے کے لئے بھی یہ بہت مفید ہے۔ سردار صاحب کا بیان ہے۔ کہ اس کتاب کو پڑھنے سے ہزارہا غیر احمدیوں کو ہدایت نصیب

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

جماعت احمدیہ کی خدمات اسلامی کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۱۸)

(مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

سیّد حبیب صاحب ایڈیٹر اخبار ریاست لاہور

اکتوبر ۱۹۳۴ء میں جبکہ اشرار اپنی عادت سے مجبور ہو کر مکرم جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب کے خلاف شاز خائی کرتے ہوئے اپنی بدبختی اور گندی ذہنیت کا اظہار کر رہے تھے سید صاحب نے ان کی اس نامعقول بلکہ شرمناک روش کو دیکھتے ہوئے ایک سلسلۂ مضامین شائع کیا تھا جو کئی نمبروں پر مشتمل تھا۔ اس طویل مضمون میں سے ایک مختصر مگر ضروری ٹکڑہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"دو مہینے کی بات ہے کہ شملہ میں بعض شوریدہ سر و مطلب پرست مسلمانان لاہور کے بہکانے سے چند ایک خواہان نمود نے ایک جلسہ کر کے یہ آواز بلند کی تھی کہ چودھری ظفر اللہ خانصاحب چونکہ عقیدۃً قادیانی ہیں لہٰذا ان کو نواب سر ظفر علی خان بہادر سر میاں فضل حسین صاحب کی جگہ وائسرائے کی انتظامی کونسل کا رکن نہ بنایا جاتے۔ میں ان دنوں شملہ میں موجود تھا۔ میں نے اور میرے احباب نے محسوس کیا کہ یہ آواز بہت خطرناک نتائج کی حامل ہے...... چودھری صاحب بارہا مسلمانوں کی طرف سے پنجاب کونسل میں نمائندہ بن کر آئے۔ ایک دفعہ ان کو یہ اعزاز بلا مقابلہ نصیب ہوا۔ کونسل کے اندر مسلمانوں کے عام مفاد کی نمائندگی کرتے رہے سائمن کمیشن میں انہوں نے مسلم نمائندہ کی حیثیت سے کام کیا۔ سر فضل حسین کی جگہ عارضی طور پر (وزیر) مقرر ہوئے اور گول میز کانفرنس میں مسلم نمائندہ کی حیثیت سے لئے گئے۔ ان تمام مواقع پر کوئی آواز اس کے خلاف بلند نہیں ہوئی۔ لہٰذا اب ان کے خلاف اس آواز کا بلند ہونا صاف بتا رہا ہے کہ

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

لیکن معاملہ کے اس پہلو کے متعلق زیادہ زیادہ عرض کرنا مناسب نہیں جانتا اگرچہ

در محفلِ رنداں خبرے نیست کہ نیست

چودھری صاحب نے جہاں جہاں بھی مسلمانوں کی خدمت کی وہاں ہمیشہ مفادِ ملت کا خیال رکھا۔ کسی موقع پر ان کے کسی بدترین دشمن کو بھی یہ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ انہوں نے قادیانیت کو مفادِ اسلام پر ترجیح دی۔ انہوں نے لنڈن میں اپنا اور مسلمانوں کا نام روشن کیا۔ سر آغا خاں اور دوسرے مسلمان ان کی قابلیت، محنت، جانفشانی اور مفادِ اسلام کے لئے ان کی عرق ریزی کے مداح رہے لہٰذا عقیدہ کی بنا پر اس وقت ان کی مخالفت کرنا پرلے درجہ کی احسان ناشناسی ہے جو اسلام کو کبھی گوارا نہیں۔ میں کہہ چکا ہوں کہ چودھری صاحب کا اصول یہ ہے کہ وہ کسی منصب یا عہدہ کے لئے حکومت کے سامنے دستِ سوال دراز نہ کریں گے۔ اس لئے کسی شخص کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ ان کو کسی منصب کا امیدوار سمجھ کر ان کی تائید کرے۔

لیکن میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ ان کی گذشتہ خدمات۔ قابلیت، محنت مفادِ اسلام کیلئے عرق ریزی اور مسلم مطالبات کی دیانتدارانہ تائید کے لحاظ سے چودھری صاحب بفضلہ تعالیٰ سر میاں فضل حسین صاحب کے جانشین ہونے کے اہل ہیں الخ"

(اخبار سیاست لاہور ۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

ایڈیٹر اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور

نے بھی حاسد و بدخواہ مخالفین کی شورش آرائی کو دیکھتے ہوئے لکھا تھا کہ:-

"ایجی ٹیٹر کہتے ہیں کہ چودھری صاحب چونکہ قادیانی خیالات رکھتے ہیں اس لئے مسلمان نہیں اور ایگزیکٹو کونسل میں جو جگہ مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے وہ انہیں نہیں ملنی چاہئیے لیکن اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ قادیانیوں کو دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتی۔ برطانوی عدالتوں میں مسلم لاء کے مطابق قادیانی مسلمان ہیں۔ ۱۹۱۶ء میں پٹنہ ہائیکورٹ نے فیصلہ کیا تھا کہ قادیانی مسلمان ہیں اور انہیں مساجد میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ ۱۹۲۲ء میں مدراس ہائیکورٹ نے فیصلہ کیا تھا کہ پرانے خیالات کے مسلمانوں میں سے جو شخص قادیانی ہو جائے وہ بدستور مسلمان رہتا ہے اور مسلم لاء کے مطابق کافر نہیں قرار پاتا۔ دوسری ہائیکورٹیں بھی اسی نظریہ کی پابند ہیں۔ قانونی نقطۂ نگاہ سے قطع نظر کرتے ہوئے سیاسی طور پر بھی قادیانی ہمیشہ مسلمانوں میں شامل رہے ہیں وہ مسلم حلقوں میں ووٹر ہیں۔ خود چودھری ظفر اللہ خاں دو بار اسلامی حلقوں سے منتخب ہو چکے ہیں اور ایک دفعہ بلا مقابلہ منتخب ہوتے۔ وہ مسلمانوں کی سیاسی نیز تعلیمی پبلک انجمنوں کے سٹینڈنگ ممبر رہے ہیں۔ سائمن کمیشن کے ساتھ کام کرنے کے لئے جو پراونشل ریفارم کمیٹی بنائی گئی۔ اس میں پنجاب کونسل کے مسلمانوں نے چودھری صاحب کو اپنا نمائندہ منتخب کیا۔ گول میز کانفرنس میں آپ کے بطور نمائندہ منتخب کئے جانے پر مسلمانوں کی طرف سے عام طور پر اظہار اطمینان کیا گیا۔ اور مسلم نمائندوں نے متعدد بار انہیں اپنا ترجمان منتخب کیا۔

سر فضل حسین کے رخصت پر جانے کے موقعہ پر چودھری صاحب کا ان کا قائمقام بننا پنجاب کے مسلمانوں نے بہت پسند کیا۔"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۲۹ ستمبر ۱۹۳۴ء)

محمد ممتاز صاحب فاروقی بی اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لاء

نے انہی دنوں اہالیان گجرات کی طرف سے ایک عرضداشت وائسرائے کے پاس بھیجی تھی جس میں یہ بھی لکھا تھا کہ:-

"راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں چودھری صاحب نے مسلمانوں کی بیش قیمت خدمات ادا کی ہیں اور وہ اس قدر قابل قدر ہیں کہ ہر مسلمان ان کا شکر گذار ہے۔ لہٰذا چودھری صاحب کے مخالفین نے مفروضہ جلسوں کی مفروضہ رپورٹیں شائع کرنے کا جو غیر دیانتدارانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے امید ہے کہ حکومت اس مصنوعی ایجی ٹیشن سے دھوکہ نہ کھائے گی۔"

(الفضل ۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

اور نوادر ملت اسلامی کے ان نادان دوستوں کی ہائے اور چیخ و پکار سن کر مسلمانوں کے ایک مشہور مخالف ایڈیٹر نے مندرجہ ذیل تحریر لکھ کر ان منزہ ایجی ٹیٹروں کے منہ پر کراری چپت لگا کر سخت شرمندہ کیا تھا۔

ایڈیٹر اخبار ملاپ لاہور

"عام مسلمانوں کے اس شور میں مجھے کوئی وزن نظر نہیں آتا کہ چونکہ چودھری ظفر اللہ خاں مرزائی ہیں اس لئے انہیں وائسرائے کی کونسل کا ممبر بنایا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ تقرر چودھری صاحب کی سرکاری وفاداری۔ قابلیت اور لیاقت کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ یہ کم افسوس کی بات نہیں کہ مسلمانوں میں غیر معمولی لیاقت کے لوگ بہت کم ہیں اور ان میں چودھری ظفر اللہ خاں نے پچھلے چند موقعوں پر اپنی غیر معمولی ذہانت کا ثبوت دیا تھا۔ اسی لئے ان کو مسلمانوں میں سے منتخب کر لیا گیا۔"

(ملاپ لاہور ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

شیخ ضیاء الدین احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل بی وکیل

نے لکھا تھا کہ:-

"سب سے ضروری بات اس معاملہ میں یہ ہے کہ گورنمنٹ کسی شخص کو کوئی عہدہ اس کے فرقہ کو خوش کرنے کے لئے نہیں دیتی بلکہ اس لئے دیتی ہے کہ اس شخص میں اس کے حاصل کرنے کی ذاتی قابلیت ہوتی ہے۔ سو گورنمنٹ اگر چودھری صاحب کو یہ عہدہ دے گی تو احمدیوں کو خوش کرنے کے واسطے نہیں بلکہ اس لئے دے گی کہ چودھری صاحب اس عہدہ پر فائز ہونے کے ہر طرح موزوں ہیں اور ان میں کام سنبھالنے کی قابلیت ہے۔ چودھری صاحب کی قابلیت کا سوال۔ سو اس کی بابت یہ عرض ہے کہ چودھری صاحب کی قابلیت دوست دشمن نے بھی تسلیم کی ہے۔ لاہور ہائیکورٹ میں چودھری صاحب ایک مسلّمہ قابلیت کے وکیل ہیں۔ ان کی کونسل اور راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی تقریروں نے ولایت تک تہلکہ مچایا ہوا ہے۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے کام میں آپ نے ایک ایسی قابلیت کا ثبوت دیا کہ جو ان کے ہمعصروں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ چودھری صاحب کی قابلیت کی تعریف خود وزیر ہند نے کی۔ اور ان الفاظ میں مبارکباد دی کہ انہوں نے ہندوستان کا کیس نہایت قابلیت کے ساتھ پیش کیا ہے اور یہ کہ آپ کا مستقبل بڑا شاندار ہے الخ"

(منقول از اخبار الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

یہ رقم کس جماعت کی ہے

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۱ء کو منی آرڈر ۲۱۵۸ کے ذریعہ دفتر محاسب میں مبلغ ۱۸/۸ روپے کی رقم موصول ہوئی تھی۔ لیکن فرستندہ رقم مذکور کا نام اور ایڈریس کوپن پر نوٹ نہ کیا جا سکا جس کی وجہ سے یہ رقم ابھی تک بلا تفصیل جمع ہے۔ جس فرد یا جماعت نے یہ منی آرڈر دفتر محاسب کو بھجوایا تھا۔ براہ کرم اپنے ایڈریس اور تفصیل رقم سے مطلع فرمائیں تاکہ اسے محسوب کیا جا سکے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے آج ۴ فروری کو خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور اس کے نیک اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

(چودھری) عبدالمجید بی اے (آنرز)
پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کراچی

”ہمیں یہ ہدایت ہے کہ احمدیوں سے کبھی بات نہ کرو ورنہ وہ تمہیں مسلمان بنا لینگے“

ایک امریکن عیسائی کا بیان

(مکرم محمد رفیع صاحب صوفی ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی امیر جماعت احمدیہ صوبہ سندھ)

اسلامی جلسہ کے بعد ربوہ سے سندھ کو واپس ہوتے میں لاہور میں دو تین روز کے لئے اپنے پھوپھی زاد بھائی سلطان احمد صاحب اکوٹنٹ کے پاس ٹھہرا۔

پیشتر ازیں میں نے اکثر موقع پر ان کو احمدیت کی تبلیغ کی ہے۔ اور وہ اب بفضل خدا کافی نزدیک آچکے ہیں۔ اگرچہ وہ بیعت کے لئے بھی تیار ہیں۔ مگر پھر بھی ابھی کافی شرح صدر کے بعد اس مبارک سلسلہ میں داخل ہونا وہ مناسب خیال کرتے ہیں۔

احمدیت کے بارہ میں جو مختلف اوقات پر گفتگو ہوئی۔ اس کے دوران میں ایک دن کہنے لگے۔ کہ میں آپ کو حلفیہ ایک واقعہ سناتا ہوں۔ کہنے لگے کہ سال ۱۹۴۲ء کی بات ہے۔ جب کہ میں دوران جنگ میں پونا چھاؤنی میں محکمہ سپلائی میں ملازم تھا۔ اس وقت فوجی افسران سب ہی عموماً کرنیل۔ میجر۔ کپتان۔ لفٹیننٹ کے عہدہ کے انگریز ہوتے تھے بہ عام طور پر روزمرہ کا کام ہوتا تھا۔ اور اس طرح علاوہ سرکاری کام کے انہی سے دوسری باتیں بھی ہوتی تھیں۔

ایک دن باتوں باتوں میں ایک لفٹیننٹ جس کا نام فسٹ تھا۔ اُن سے کہا۔ کہ آؤ آج مذہبی بحث کریں۔ میں نے کہا۔ کہ بحث اس شرط پر کرتے ہیں۔ کہ جو بحث میں ہار جائے۔ وہ دوسرے کا مذہب قبول کرلے۔ سو اگر اسلام سچا ہوا۔ تو تم بھی مسلمان ہو جانا۔ نہیں تو میں عیسائی ہو جاؤں گا۔ پھر میں نے کہا۔ کہ تم لوگوں میں سب سے بڑا مسئلہ تو مسیحؑ کے ابن اللہ ہونے کا ہے۔ مگر ابن اللہ ہونے کے زیادہ حقدار تو آدم ہیں

جب میں نے اتنا کہا۔ تو وہ فوراً کہہ اٹھے۔ کہ تم احمدیہ موومنٹ کے آدمی ہو۔ میں نے کہا نہیں میں احمدی نہیں ہوں۔ مگر اس نے میری ایک نہ مانی۔ اور بار بار اسی پر زور دیتا گیا کہ نہیں تم احمدیہ موومنٹ کے آدمی ہو۔ پھر اُس نے کہا۔ میں انگلستان کا انگریز نہیں ہوں۔ بلکہ امریکہ کا انگریز ہوں۔ اور وہاں ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ تم نے کسی احمدی موومنٹ سے واسطہ رکھنے والے سے بات نہ کرنا ورنہ وہ تم کو مسلمان بنالے گا۔ سو اب میں تم سے بات نہیں کروں گا۔

میرے عزیز نے یہ واقعہ حلفاً بیان کیا۔ اور کہا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ حرف بحرف درست ہے اور پھر کہا کہ خبر نہیں لفٹیننٹ صنٹ نے کس رَو میں آکر اس طرح کا اعتراف کرلیا۔ ورنہ یہ راز کی بات ظاہر کرنے کی نہ تھی۔ اور اس میں عیسائیت کی شکست کو خود تسلیم کرنے کا کھلم کھلا اعلان تھا۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ نبی کریم (فداہ اُمی و ابی) کی جو یہ حدیث مبارک ہے کہ امام مہدی کسر صلیب کریگا سو وہ کس طرح سچی ثابت ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیئے کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی عین اپنے وقت پر حضورؐ کے خادم حضرت مرزا غلام احمدؑ مسیح موعود و مہدیٔ مسعود کے وجود باجود میں پوری ہو رہی ہے۔ اور آپ کا یہ جرنیل فتح نصیب ثابت ہو رہا ہے

دنیا میں اب کسر صلیب ہو کر رہے گی (انشاءاللہ) احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جھنڈا جو محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ فخر الانبیاء خاتم النبیین کا علم ہے بلند ہو کر رہے گا۔ سو احراری یا کچھ دیگر معاندین خواہ کچھ کریں۔ یہ خداوند عزوجل کی تقدیر ہے۔ جو بالکل مبرم اور اٹل ہے۔ سو وہ ضرور ہو کر رہے گی۔ مبارک وہ جو اس کو قبول کرنے میں جلدی کرتا ہے۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اسلام جبر و اکراہ کا حامی نہیں ہے

(از مرزا محمد حیات صاحب تاثیر چنیوٹ)

ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ جہاد کی قائل نہیں۔ مگر اس الزام میں صداقت کا ایک شائبہ بھی موجود نہیں ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ ہمارے مخالف اشاعت اسلام کے لئے تلوار کا استعمال جائز ہی نہیں بلکہ فرض قرار دیتے ہیں۔ اور اُن کے نزدیک وعظ و نصیحت کی کچھ حقیقت ہی نہیں۔ ان کا اصول یہ ہے۔ کہ کفار اسلام قبول کرلیں۔ تو بہتر ورنہ تلوار کے ذریعہ اُن کا فیصلہ کر دینا چاہیئے۔ اس کے مقابل جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے۔ کہ اسلام جبر و اکراہ کا حامی نہیں۔ اور ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ جو چاہے عقیدہ اختیار کرے چنانچہ تاریخ اسلام کا ایک ایک ورق اس پر شاہد ہے۔ کہ مسلمانوں کو بے شمار فتوحات حاصل ہوئیں اور ہزاروں کفار قیدی بن کر بھی آئے۔ مگر انہوں نے کبھی بھی کسی کو مجبور نہیں کیا۔ کہ وہ اسلام قبول کریں ورنہ تلوار سے اُن کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ جب فسطاط اور اسکندریہ فتح ہوئے۔ تو ہزاروں قبطی اور رومی قیدی بنائے گئے۔ مگر انہیں جبراً مسلمان نہیں بنایا گیا۔ بلکہ حضرت عمرو بن العاص نے دربار خلافت کو لکھا۔ کہ ان کی نسبت کیا کیا جائے۔ اس پر جو فرمان خلیفۂ وقت حضرت عمرؓ نے بھیجا وہ درج ذیل ہے۔

”سب کو بلا کر کہہ دو کہ اُن کو اختیار ہے مسلمان ہو جائیں۔ یا اپنے مذہب پر قائم رہیں۔ اسلام قبول کریں گے۔ تو اُن کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے۔ جو مسلمانوں کو حاصل ہیں ورنہ جزیہ دینا ہوگا۔ جو تمام ذمیوں سے لیا جاتا ہے۔ عمروؓ نے تمام قیدی جو تعداد میں ہزاروں سے زیادہ تھے ایک جا جمع کئے۔ عیسائی سرداروں کو بھی طلب کیا۔ اور مسلمان و عیسائی الگ الگ ترتیب سے آمنے سامنے بیٹھے بیچ میں قیدیوں کا گروہ تھا۔ فرمان خلافت پڑھا گیا۔ تو بہت سے قیدیوں نے جو مسلمانوں میں رہ کر اسلام کے ذوق سے آشنا ہو گئے تھے۔ اسلام قبول کیا۔ اور بہت سے اپنے مذہب پر قائم رہے جب کوئی شخص اسلام کا اظہار کرتا تھا۔ تو مسلمان اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے تھے۔ اور خوشی سے بچھے جاتے تھے اور جب کوئی شخص عیسائیت کا اقرار کرتا تھا۔ تو تمام عیسائیوں میں مبارک کا غل پڑ جاتا تھا۔ اور مسلمان اس قدر غمزدہ ہوتے تھے۔ کہ بہتوں کے آنسو نکل پڑتے تھے۔ دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور دونوں فریق اپنے حسب مدعی کے موافق کامیاب آئے۔“

(تاریخ طبری صفحہ ۲۵۸۲-۲۵۸۳)

مندرجہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ کتنا زریں موقع مسلمانوں کو حاصل تھا۔ اگر وہ چاہتے۔ تو ہزاروں قیدیوں کو تلوار کے زور سے مسلمان بنا لیتے۔ یا ہمیشہ ہمیش کے لئے انہیں ختم کر دیتے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتے۔ اور وہ بے بس یا مجبور قیدی اُن کے سامنے صرف کفر کا ہی اعلان نہیں کرتے۔ بلکہ نعرے لگاتے اور غل مچاتے ہیں۔ مگر فاتح مسلمان بجز اسے غم کے آنسو بہا کر چپ ہو جانے کے کچھ نہیں کرتے۔

آخر یہ کیوں تھا؟ اور کون سی روک تھی۔ جو ان فاتحین کی تلواریں کفر کے نعرے سن کر بھی حرکت میں نہ آتی تھیں۔ کیا کسی جابر اور ظالم بادشاہ کا انہیں ڈر تھا۔ کیا کسی مضبوط اور طاقتور حکومت کا خوف دامن گیر تھا۔ یا پھر خدا تعالیٰ کے فرمان کے ماتحت وہ ایسا کرنے پر مجبور تھے۔

ظاہر ہے۔ کہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کا حکم تھا جس کی خاطر وہ چپ تھے۔ ورنہ ایسے موقعہ پر ایک بزدل سے بزدل انسان بھی جوش میں آجاتا ہے۔ چہ جائیکہ عرب اور پھر فاتح عرب اپنے خلاف نعرے سن کر خاموش رہیں۔ مگر وہ عرب جو معمولی معمولی باتوں پر طیش میں آکر آمادۂ جنگ ہو جاتے تھے۔ اب مسلمان ہو چکے تھے جہالت اور درندگی کی بجائے خدائے واحد کے آستانہ پر سر جھکا چکے تھے۔ سو وہ خاندانی وقار یا جذبۂ عصبیت کے ماتحت نہیں۔ بلکہ توحید باری قائم کرنے کی خاطر میدان میں نکلے تھے۔ سو وہ تشدد کے حامی بن کر نہیں بلکہ صلح اور آشتی کا پیغام لیکر کھڑے ہوئے تھے وہ جبر اور استبداد کا جھنڈا لے کر نہیں۔ بلکہ لا اکراہ فی الدین کا علم اپنے ہاتھوں میں لیکر دنیا کے سامنے آئے تھے۔ انہیں جبر اور ظلم کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ بلکہ محبت اور پیار کے ذریعہ لوگوں کو اپنا بنانے کی تعلیم دی گئی تھی۔ اور یہی وہ روک تھی جو ان فاتحین کی تلواروں کو میان سے باہر نہیں آنے دیتی تھی۔ ورنہ چند بے بس اور مجبور قیدیوں کا فاتحین ملک کے سامنے مخالفانہ نعرے لگانا کیا کسی دنیادار سیاست دان کی عقل کے مطابق ایسا ہونا ممکن ہے،

غرض یہی نہیں کہ اسلام صرف جبر اور ظلم کے ذریعہ کفار کو مسلمان بنانے سے روکتا ہے۔ بلکہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ وہ کافر جو تمہاری حکومت کی اطاعت کا اقرار کرتے ہوئے تمہارے ماتحت رہنا چاہیں۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ اُن کی ہر قسم کی ضروریات کا خیال رکھو۔ حتی کہ اُن کا کوئی دم وہ دشمن اگر ان پر حملہ آور ہو۔ تو تم پر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ ان کو بچانے کے لئے اُن کے دشمنوں سے لڑو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت جو وصیت فرمائی۔ اُس میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ:

”میں خلیفۂ وقت کو وصیت کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا کی ذمہ داری اور رسول اللہؐ کی ذمہ داری کا لحاظ رکھے۔ یعنی اہل ذمہ سے جو اقرار ہے۔ وہ پورا کیا جائے۔ **ان کے دشمنوں سے لڑا جائے۔** اور اُن کو اُن کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے“

(سیرۃ الفاروق شبلی صفحہ ۲۸)

پس اسلام جبر اور اکراہ کا حامی نہیں۔

بل فاصبحتم بنعمتہ اخوانا

کے ارشاد خداوندی کے ماتحت محبت اور اخوت کا پُر امن پیغام لیکر دنیا میں آیا ہے۔ اور وہ لوگ جو تلوار کی طاقت سے کفار کو مسلمان بنا کر اسلام پھیلانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اسلام کو سمجھا ہی نہیں۔ وہ حق اور صداقت کی راہ پر گامزن نہیں۔ بلکہ ظلمت اور تاریکی کی پُر فساد گھاٹیوں میں بھٹک رہے ہیں۔

ولادت: مکرم ملک عبد الحفیظ صاحب اسٹیشن ماسٹر والجو کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود کے خادم دین ہونے کیلئے اور نیز لمبی اور صحت والی عمر کے واسطے دعا فرمائیں۔ (غلام محمد ثالث)

مفید معلومات

پاکستان میں تعلیمی نظام کی از سرِ نو ترتیب کے لئے ایک شش سالہ منصوبہ بنایا گیا ہے جس پر اندازاً ایک ارب پندرہ کروڑ روپے صرف ہونگے۔

مرکزی حکومت نے قومی تعمیر کے کاموں کے لئے مشرقی پاکستان کو پچاس کروڑ روپے دیئے ہیں۔

حکومت پاکستان نے کراچی کے کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لئے ۴۷ وظیفے مقرر کئے ہیں۔

کراچی میں رکشا چلانے والوں کی جانب سے قائداعظم فنڈ میں دس ہزار روپے کا عطیہ دیا گیا ہے۔

مرکزی حکومت نے مشرقی پاکستان میں معاشرتی ترقی کی اسکیموں کے لئے ساڑھے پانچ کروڑ روپے مخصوص کئے ہیں۔

بلوچستان میں تین ہزار ایکڑ زمین دریائے سندھ سے پانی کی مزید مقدار حاصل ہونے کی وجہ سے قابل زراعت بنا دی گئی ہے۔

مشرقی بنگال میں کاغذ سازی کا ایک کارخانہ۔ صوبہ سرحد میں سوڈا کاسٹک کا ایک کارخانہ اور پنجاب میں گندھک کے تیزاب کے دو کارخانے قائم کئے جانے والے ہیں۔

تمام پاکستان میں ذخیرہ اندوزی کے انسداد کے لئے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔

خشکی یا بحری ڈاک سے پاکستان سے مصر۔ انڈونیشیا۔ ایران اور اردن جانے والے خطوط۔ پوسٹ کارڈوں اور لفافوں پر ڈاک کا شرح کم ہو کے یکم فروری ۱۹۵۲ء سے ملکی ڈاک کی شرح کے حساب سے عائد ہونے لگی ہے۔

اقوام متحدہ کی فنی امداد کے ترتیبی پروگرام کے تحت پاکستان کے لئے مزید ۹۳ وظیفے ۲۷ ماہرین اور ۶۲۲۰۰۰ ڈالر کی رقم مہیا کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔

گزشتہ چھ ماہ سے کثیر تعداد میں غیر مسلم باشندے مسلسل مشرقی پاکستان واپس آ رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمود حسین، شام۔ لبنان۔ اور شرق اردن میں اور مسٹر آغا محمد مصطفیٰ عراق میں پاکستان کے سفیر مقرر کئے گئے ہیں۔

مسٹر فاروقی پاکستانی صنعتی کارپوریشن کے صدر اور مسٹر مرزا احمد اصفہانی اور مسٹر امجد علی ڈائرکٹر مقرر کئے گئے ہیں۔

مسٹر جی۔ بی کونسٹنٹائن سندھ چیف کورٹ کے مستقل چیف جج مقرر کئے گئے ہیں۔

پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان ثقافتی رشتوں کو اور زیادہ مستحکم کرنے کے لئے جاکارتا میں پاکستان انڈونیشیا ثقافتی انجمن قائم ہوئی ہے۔

برطانیہ میں انسانی خون کا بدل تیار کر لیا

لنڈن ۷ فروری۔ چقندر سے کھانڈ بناتے وقت شیرے میں اکثر ایک خاص قسم کی کثافت جمع ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلے گزشتہ صدی کے وسط میں اس کثافت کی تحقیق کی گئی تھی۔ ۱۸۶۱ء میں پاسچر نے اسے "لیسدار خمیر" کا نام دیا۔ اور چند سال بعد اس کثافت کو "ڈکسٹران" پکارا جانے لگا۔ دنیا کے بہت سے حصوں میں خون دینے والوں کی کمی ہے۔ اور ضرورت کے مطابق خون جمع نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ عرصہ سے خون کا کوئی مناسب بدل دستیاب کرنے کی کوشش ہو رہی تھی۔ برطانیہ کی وزارت صحت نے برطانوی ڈکسٹران کو استعمال کر کے دیکھا ہے۔ اور اسے تسلی بخش پایا ہے۔ یہ خون کا اعلیٰ بدل ثابت ہوئی ہے۔ میسرز ڈکسٹران لمیٹڈ ان برطانوی فرموں میں سے ہے۔ جو ڈکسٹران تیار کر رہی ہیں۔ اب اس فرم نے جنوبی افریقہ میں بھی ایک کارخانہ کھول لیا ہے۔

صوبہ سرحد کی جماعتوں کے لئے اعلان

حسب الارشاد پراونشل امیر جماعت ہائے صوبہ سرحد جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ ہر ایک صیغہ کی ماہواری رپورٹ کی ایک کاپی ناظر صاحب صیغہ متعلقہ کو اور ایک کاپی مندرجہ ذیل پتہ پر ہر ماہ کی پانچ تاریخ کو ارسال فرمایا کریں۔

خاکسار محمد الطاف جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد ہیڈ کلرک سنٹرل سرکل۔

دفتر لجنہ اماء اللہ کیلئے ایک آفس سکرٹری کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سکرٹری کی ضرورت ہے۔ لیاقت کم از کم بی۔ اے پاس ہو۔ بی۔ اے کے لگ بھگ تعلیم والی بہنوں کی درخواست پر بھی غور کیا جائیگا۔ رہائش کے لئے کوارٹر دیا جائے گا۔ تنخواہ حسب لیاقت خواہشمند بہنیں جلد از جلد اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) آفتاب احمد صاحب چکوال ضلع جہلم کے والد صاحب خواجہ محمد شفیع صاحب کا اپریشن ہوا ہے۔

(۲) فضل کریم صاحب ساکن مالے کے بھگت ضلع سیالکوٹ حال موچی دروازہ لاہور کا لڑکا عبدالرحمن صاحب شمیم کئی روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ بیمار برروز بیماروں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں!

قیمت اخبار الفضل

خریداران نوٹ فرمالیں

(۱) پاکستان کیلئے:۔ ۲۴/- روپیہ سالانہ یکمشت

۱۳/- " ششماہی "

۷/- روپے سہ ماہی "

۲/۸ " ماہوار "

شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئیگی اُس کو اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے گا۔

(۲) ہندوستان سے:۔ ۳۵/ روپیہ سالانہ یکمشت

روزانہ اخبار کی قیمت:

۱۸/- روپیہ ششماہی "

۹/- روپیہ سہ ماہی "

۳/- روپیہ ماہوار "

اس شرح کے خلاف جو رقم آئے گی۔ اس کو تین روپیہ ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے گا۔

(۳) ہندوستان سے خطبہ نمبر کی قیمت

سالانہ ۷/۸/- روپیہ یکمشت

ماہوار ۱۰ /

جو رقم شرح مذکور کے خلاف آئیگی۔ اُس کو دس آنہ ماہوار کے حساب سے شمار کیا جائے گا۔

(۴) خطبہ نمبر کی قیمت پاکستان سے

پانچ روپے۔ سالانہ

تین روپیہ ششماہی

آٹھ آنے ماہوار

(۵) سمندر پار سے:۔ ۳۰ روپیہ سالانہ

اس سے کم جو رقم آئیگی اُسکو ۲/۸ روپیہ ماہوار کے حساب سے شمار کیا جائیگا

مسز روز ویلٹ ۲۰ فروری کو کراچی پہونچیں گی

پیلوس ۸ فروری۔ مسز فرینکلن ڈی روز ویلٹ پاکستان میں ایک ہفتہ کے قیام کے لئے ۲۰ فروری کو کراچی پہونچ رہی ہیں۔ وہ حکومت پاکستان کی سرکاری دعوت پر ایک نجی امریکی شہری کی حیثیت سے سفر کریں گی۔ لیکن واپس جا کر صدر ٹرومین کو اپنی رپورٹ پیش کریں گی

مسز روز ویلٹ نے کل پاکستان وومنز ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے بیگم لیاقت علی خان کی دعوت منظور کرلی ہے۔ وہ ۲۷ فروری کو لاہور سے ہندوستان روانہ ہو جائیں گی۔ وہاں ان کا قیام ایک ہفتہ ہوگا۔ پاکستان میں ان کا ورود شرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیا کے ایک عام دورہ کا جزو ہے۔

انہوں نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ میرا ارادہ ہے۔ کہ میں جن ممالک کا دورہ کرونگی۔ وہاں کے اقتصادی حالات کے متعلق ایک کتاب لکھونگی مجھے ان علاقوں کا بہت ہی کم علم ہے۔ اور میری سب سے بڑی دلچسپی اقتصادی حالات کا مطالعہ ہے۔ اس سفر کا انتظام امریکی محکمہ خارجہ نے نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس کے تمام اخراجات میں خود برداشت کررہی ہوں۔ وہ کل پیرس سے روانہ ہوں گی۔ اور آئندہ دس دن لبنان، شام، اردن اور اسرائیل میں بسر کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین کے عرب پناہ گزینوں کے مسئلہ سے انہیں خاص دلچسپی ہے۔ (اسٹار)

نائیجیریا میں مخلوط حکومت قائم ہوگی

لنڈن ۸ فروری۔ انتخابات کے چھ ماہ کے بعد نائیجیریا کے نئے دستور پر عمل شروع ہورہا ہے۔ ملک کا مستقبل مستحکم اور خوش آیند دکھائی دے رہا ہے۔ اب ایوان نمائندگان کی تعداد ۸۴ کی بجائے ۱۴۸ کردی گئی ہے۔ ملک میں تین علاقائی اسمبلیاں ہیں اور چونکہ کسی پارٹی نے بھی ان اسمبلیوں میں واضح اکثریت حاصل نہیں کی۔ اس لئے مرکز میں مخلوط اور مشترکہ حکومت قائم کرنی پڑے گی۔ توقع ہے کہ ہر پارٹی کے اعتدال پسند ارکان اس کام کو عمدگی سے انجام دے لیں گے۔ (اسٹار)

سیام کے وزیر اعظم اور دیگر اعلےٰ حکام کو قتل کرنے کی دھمکیاں

بنکاک ۸ فروری۔ سیام کے وزیر اعظم نے پولیس کو ہدایات جاری کی ہیں کہ ان اشتہارات کے متعلق پوری طرح تحقیقات کی جائے۔ جو بنکاک میں بذریعہ ڈاک تقسیم کئے جارہے ہیں۔ اس سال کے آغاز سے اب تک تیسری مرتبہ ایسے اشتہارات شائع ہوچکے ہیں۔ اس میں وزیر اعظم پولیس کے افسر اعلےٰ اور فوج کے کمانڈر انچیف کو پھانسی پر لٹکا دینے کی دھمکیاں دی گئیں۔ اشتہارات کے نیچے آزاد سیاسی پارٹی کا نام لکھا ہے۔

اشتہارات میں دعوےٰ کیا گیا ہے کہ جب موجودہ لیڈروں کو حکومت سے علیحدہ کرکے ان سے اختیارات چھین لئے جائیں گے تو انہیں بنکاک کے عین وسط میں اس جگہ پھانسی دے دی جائے گی۔ جہاں ملوکیت کے دور میں دربار لگا کرتے تھے۔ سیاسی مبصرین کو یقین ہے کہ یہ اشتہارات اشتراکیت کے حامیوں کی طرف سے شائع کرکے تقسیم کئے جارہے ہیں حال ہی میں پولیس نے متعدد چینیوں کو گرفتار کیا ہے۔ اور ان پر خفیہ طور پر اشتراکی سرگرمیاں جاری کرنے کا الزام لگایا ہے۔ (اسٹار)

سندھ اور کراچی کے لیگی کارکنوں کا مطالبہ

حیدرآباد ۸ فروری۔ سندھ اور کراچی مسلم لیگ کے کارکنوں کی ایک کنونشن یہاں منعقد ہوئی۔ جس میں پاکستان مسلم لیگ سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ پانچ ارکان پر مشتمل ایک الیکشن کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو مسلم لیگ کے اندرونی تنازعات میں مصالحت کرانے کا کام کرے۔ اور مسلم لیگ کی مختلف شاخوں کو سرگرم کار بنائے۔

کنونشن میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ پاکستان مسلم لیگ اعلےٰ پیمانے پر ایک دفتر قائم کرے۔ جس میں کارکنوں کی سیاسی تربیت کیلئے ایک لائبریری اور سیاسی نشر و اشاعت کا شعبہ بھی قائم کیا جائے۔ (اسٹار)

سیمنٹ فیکٹری مکمل ہورہی ہے

حیدرآباد سندھ ۸ فروری معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے قریب جو سیمنٹ فیکٹری زیر تعمیر ہے۔ وہ پایۂ تکمیل کو پہونچنے کے قریب ہے۔ یہ کارخانہ حکومت سندھ نے پچاس لاکھ روپے کے سرمائے سے قائم کیا ہے۔ اور توقع ہے کہ اس میں یومیہ ۴۰۰ ٹن سیمنٹ تیار ہوا کرے گا۔ (اسٹار)

غیر ملکی مقبوضات کو آزادی دلانے کی تحریک

نئی دہلی ۸ فروری۔ توقع ہے کہ عنقریب غیر ملکی مقبوضات کو آزادی دلانے والا محاذ قائم کیا جائے گا۔ اس محاذ کی تشکیل اور اس کی سرگرمیوں کا پروگرام مرتب کرنے کے لئے ہر طبقہ فکر کے شہریوں اور سیاسی کارکنوں کا ۱۰ فروری کو یہاں اجلاس منعقد ہونے والا ہے۔ (اسٹار)

پاکستان نے یونیسکو کا درآمدی معاہدہ تسلیم کرلیا

نیویارک ۸ فروری۔ پاکستان دنیا کا پانچواں ملک ہے جس نے تعلیمی سائنسی اور تمدنی سامان کی درآمد کے متعلق یونیسکو کا معاہدہ منظور کرلیا ہے۔ پاکستان کے علاوہ کمبوڈیا، سیلون، تھائی لینڈ اور یوگوسلاویہ نے بھی اس معاہدے کو تسلیم کیا ہے لیکن دس ممالک کی طرف سے منظوری کے بعد ہی اس پر عملدرآمد ہوگا۔

یہ معاہدہ اقوام متحدہ کے تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارے کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ اس کی رو سے بہت سے تعلیمی سائنسی اور تمدنی سامان کی درآمد پر سے پابندیاں دور کردی جائیں گی۔ (اسٹار)

ملکہ الزبتھ دوم لنڈن پہنچ گئیں

لنڈن ۸ فروری۔ ملکہ الزبتھ دوم آج انگلستان کے تخت پر متمکن ہونے کے لئے چار ہزار میل کا سفر نہایت تیزی سے طے کرنے کے بعد لنڈن پہنچ گئیں۔

آپ نے لنڈن سے پانچ ماہ کے دورے پر روانگی کے سات روز بعد ہی دوبارہ ساحل انگلستان پر پہلی مرتبہ ملکہ کی حیثیت میں قدم رکھا۔ غمناک ماحول میں درباریوں اور سیاستدانوں نے ہوائی اڈہ پر ملکہ الزبتھ کا استقبال کیا۔ آپ کا شوہر ڈیوک آف ایڈنبرگ بھی آپ کے ہمراہ تھا۔

ملکہ کے لنڈن پہنچنے سے پہلے ہی ایک سرکاری اعلان میں عوام سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ ملکہ کو کامل سکون سے لنڈن پہنچنے دیں۔ سوائے ضروری امراء اور حکام کے کوئی ہوائی اڈے پر نہ پہنچے

اگرچہ اسی وقت جبکہ باپ کے مرنے کی خبر کینیا میں پہنچی کینیا کے ہوٹل میں برطانوی دولت مشترکہ کی ملکہ بنا دی گئی تھیں تاہم پریوی کونسل، مشیران حکومت اور ممالک دولت مشترکہ کے نمائندوں کی طرف سے بادشاہت کا رسمی اعلان جمعہ کے روز کر دیا جائے گا۔

ارجنٹائن گورنمنٹ کا تختہ الٹنے کی سازش پکڑی گئی

ارجنٹائن ۷ فروری۔ ارجنٹائن کی پولیس نے ایک سو سے زائد اشخاص کو گرفتار کرلیا ہے۔ یہ گرفتاریاں اس بنا پر عمل میں آئی ہیں کہ ارجنٹائن گورنمنٹ کے صدر پیرون کی ۲۹ سالہ بیوی کو اغوا کرنے اور سرکاری دفاتر پر قبضہ کرلینے کی سازش کی گئی تھی۔

ارجنٹائن کی ریڈیکل پارٹی نے ایک اعلان میں بتایا کہ اس کے متعدد سربرآوردہ رکن گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ گرفتار شدگان میں ارجنٹائن کے سابق سفیر میکسیکو و جاپان بھی شامل ہیں۔

نواب رامپور کو گورنر بنا دیا جائیگا

نینی تال ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایچ۔ پی مودی کے بعد یو پی کے گورنر نواب رامپور مقرر کئے جائیں گے۔ توقع ہے کہ مسٹر مودی صوبہ میں نئی وزارت بننے کے فوراً بعد اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں گے۔

نواب رامپور نے حال ہی کے انتخابات میں کئی حلقوں میں کانگرسی امیدواروں کو کامیاب بنانے کے لئے نمایاں پارٹ ادا کیا ہے۔

مختصرات

بغداد ۸ فروری۔ شاہ ایران نے ممتاز ایرانی انجنیروں کا ایک وفد روانہ کیا ہے جو کربلا (عراق) میں حضرت امام حسینؓ کے مزار کی مرمت کے کام کی نگرانی کریں گے۔ توقع ہے کہ یہ انجنیئر پہلے شاہ کو گنبد کی موجودہ حالت اور ضروری مرمت کے متعلق براہ راست رپورٹ پیش کریں گے (اسٹار)

اسکندریہ ۸ فروری۔ عالمی ادارہ صحت کے علاقائی دفتر نے اعلان کیا ہے کہ جنیوا میں ادارہ کے بورڈ نے باتفاق آراء ۱۹۵۳ء کیلئے ۸،۴۹۰،۰۰۰ ڈالر کے بجٹ کی سفارش کی ہے۔ ۱۹۵۲ء کا بجٹ ۷،۶۷۷،۰۸۰ ڈالر تھا اور یہ موجودہ رقم اس سے ۸۱۲،۰۰۰ ڈالر زیادہ ہے (اسٹار)

دمشق ۸ فروری۔ شام کے صنعتی ادارے زیادہ تر ملکی ضروریات سے دوگنا مال تیار کررہے ہیں۔ چنانچہ ان حالات کے پیش نظر جنرل ٹریڈ یونین نے دمشق میں صنعت کاروں کا ایک اجلاس طلب کیا ہے تاکہ شام کی صنعتوں کی حفاظت کی جائے اور مال کیلئے نئی غیر ملکی منڈیاں تلاش کی جائیں۔ (اسٹار)

لنڈن ۸ فروری۔ بنک آف انگلینڈ کی قرضے محدود کرنے کی پالیسی پر اب عمل شروع ہوگیا ہے۔ اگرچہ بنک سے جاری کردہ قرضوں کی کل رقم ابھی تک کم نہیں ہوئی لیکن جنگ کے بعد سے یہ رقوم جو برابر بڑھ رہی تھیں اب رک گئی ہیں۔ ماہ دسمبر میں ۹۳۱،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ کے قرضے جاری کئے گئے۔ یہ مقدار جنگ کے دیگر سالوں کے مقابلہ میں سب سے کم تھی۔ (اسٹار)

دمشق ۸ فروری۔ آسٹریلیا کے پہلے شام میں متعین ہونے والے وزیر مختار نے کل شامی سربراہ کو اپنے کاغذات تقرری پیش کر دئیے۔ (اسٹار)

بغداد ۸ فروری۔ عراق کی کابینہ نے اٹلی کے ساتھ ایک تجارتی معاہدہ کا مسودہ منظور کرلیا ہے۔ (اسٹار)